SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, June 05, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past eight in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و اوفوا بعهد الله اذا عهدتم و لا تنقضوا الايمان بعد توكيدها و
قدجعلتم الله عليكم كفيلا۔ انّ الله يعلم ما تفعلون۔ ولا تكونوا
كالّتى نقضت غزلها من بعد قوّة انكاثاً۔ تتخذون ايمانكم دخلاً بينكم
ان تكون امة هى اربىٰ من امة۔ انما يبلوكم الله به ۔ وليبيننّ لكم يوم
القيٰمة ما كنتم فيه تختلفون۔

ترجمہ، اور جب اللہ سے عہد (واثق) کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی
قسمیں کھاؤ۔ تو ان کو مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو۔ اور جو
کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس
نے محنت سے تو سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, June 05, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past eight in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و اوفوا بعهد الله اذا عهدتم و لا تنقضوا الايمان بعد توكيدها و قدجعلتم الله عليكم كفيلا- انّ الله يعلم ما تفعلون- ولا تكونوا كالّتى نقضت غزلها من بعد قوّة انكاثاً- تتخذون ايمانكم دخلاً بينكم ان تكون امة هى اربىٰ من امة- انما يبلوكم الله به - وليبينن لكم يوم القيٰمة ما كنتم فيه تختلفون-

ترجمہ: اور جب اللہ سے عہد (واثق) کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ۔ تو ان کو مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم

اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ تمہیں اس سے آزماتا ہے اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کو اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دے گا۔ (سورۃ نحل آیت نمبر ۹۱-۹۲)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: I just take the Leave Applications.

جناب چیئرمین، جناب شاہد حسن بگٹی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب محمد سرور خان کاکڑ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 اور 6 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب لیاقت علی جتوئی نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں۔ اس لیے مورخہ 3 تا 8 جون کے لیے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

We have a message from the National Assembly. Mr. Omar Ayub Khan.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! Point of Order.

Mr. Chairman: You have to go with the procedure.

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، جناب والا! قبل اس کے کہ وزیر مملکت یہاں Finance Bill پیش کریں۔ جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں جمعہ کے روز KESC کے بارے میں بحث ہوئی تھی۔ کراچی میں بجلی کی load shedding ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے کچھ colleagues, معزز اراکین کی تجویز تھی کہ اس معاملے کو کمیٹی میں بھیج

دیا جائے۔ اس پر میں نے ان سے کہا تھا کہ میں وزیر صاحب سے رابطہ کرکے اس بارے میں اس ایوان میں ایک بیان دوں گا۔ جناب والا! میرا وزیر صاحب سے رابطہ ہوا ہے اور انہوں نے اس بات پر agree کیا ہے۔ اگر اس معاملے کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے تو حکومت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

This is regarding the KESC matter which was discussed on Friday.

Mr. Chairman: I will also give you a little up date on this matter because coordinating with them and as per your desire, I have been following up. There was a presentation made to the Prime Minister a few days ago, today at the afternoon to the Chief Minister Sindh and tomorrow evening at 6 P.M the presentation will be made at the Governor House for the public representatives, Members of the Assemblies and Senate from that area and to the local Nazims. So, this has also been done to update them and this is the strategy that has been adopted.

POINTS OF ORDER

RE: SUGAR CRISIS AND FILING OF A CASE AGAINST PPP CHAIRPERSON BY NAB.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میں متحدہ اپوزیشن کی جانب سے قائد ایوان کا شکرگزار ہوں کہ متحدہ اپوزیشن کے مطالبے پر KESC کے matter کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ سینیٹ وفاق کو represent کرتا ہے۔ لہذا یہ اچھی بات ہے اور اچھی روایت ہے۔

جناب چیئرمین! پیشتر اس کے کہ یہاں بجٹ lay ہو، میں ایک اور point of order بھی اٹھانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جناب چیئرمین، آپ کو اس بات کا علم ہے کہ اس ملک میں sugar crisis پیدا ہوا اور یہ sugar crisis اس ملک میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت

ایک sugar cartel نے پیدا کیا اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے NAB نے اس بات کا نوٹس لیا اور انہوں نے انکوائری شروع کی لیکن چونکہ ان کے vested interest کا قصہ تھا اور وہ کابینہ کے اندر بھی موجود تھے لہذا pressure ڈال کر اس investigation کو ختم کیا گیا لیکن اس کے بعد ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جناب چیئرمین! double standards اپنائے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ بجٹ کی کوئی بات کریں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آپ مجھے سن لیں۔ میں کوئی زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا، صرف ایک منٹ لوں گا اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جناب والا! یہاں double standards رکھے جا رہے ہیں۔ اسلام آباد میں پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کی چیئرپرسن کے خلاف ایک کیس درج کیا گیا جسے درج کرنے کی NAB کے پاس کوئی jurisdiction نہیں تھی۔ اگر یہ کیس کسی نے درج کرنا تھا تو یہ الیکشن کمشن تھا لیکن یہ کیس NAB نے اپنے اوپر لیا اور اسے درج کیا۔ ہم اس کی سختی کے ساتھ مذمت کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں یہ ایک political victimization ہے جو جان بوجھ کر اپوزیشن کی کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ یہاں دو اور points of order اٹھائے جائیں گے اور اس کے بعد اپوزیشن ایک علامتی walk out کرے گی۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ پہلے انہیں بجٹ lay کر لینے دیں اور اس کے بعد آپ نے جو کرنا ہے، وہ کر لینا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: یہ agree ہوا تھا۔

جناب چیئرمین: اگر یہ agree ہوا تھا تو I am not aware of it.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آج کے دن اور کسی مسئلہ پر بات نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! اصل میں یہ procedure Lower House میں adopt کیا گیا ہے کہ

three honourable Members from the Opposition Benches from different

parties were given time to talk about, on points of order what they wanted to talk.

اس کے بعد we started the presentation of the Budget. اس لیے اگر معزز ارکان دو دو منٹ بات کرنا چاہتے ہیں تو let them do, so that we can easily put the Budget in the House and then adjourn the House.

Mr. Chairman: Ok, two more points of order. Professor Khursheed Sahib.

RE: BUDGET MAKING PROCEDURE AND IMPOSITION OF INDEFINITE CURFEW IN MIRAN SHAH

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ محترم وزیر پارلیمانی امور کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے آج ایک بڑا اچھا gesture اس پہلو سے کیا ہے اور میری خواہش ہے کہ اگر وہ آئندہ بھی اسی طرح معاملات چلائیں تو انشاء اللہ یہ ایوان اور بھی اچھی کارکردگی دکھائے گا۔

جناب چیئرمین! میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ دو باتیں کہنا چاہتا ہوں ۔ پہلی بات بجٹ کے بارے میں ہے اور یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں بھی اٹھا ہے۔ میں نے بجٹ کی پوری تقریر سن لی ہے اور مجھے یہ بات بڑے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتی ہے کہ شاید پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ بجٹ proposals, جہاں تک جائزے کا تعلق ہے، وہ ایک common چیز ہے لیکن جو بجٹ proposals سامنے آئی ہیں، ان میں سے 60 to 70% وہ ہیں جو پچھلے دو دنوں کے اخبارات اور آج TV کے مختلف channels پر آ رہی ہیں۔ یہ ایک بڑا ہی serious معاملہ ہے۔ اس ملک میں بجٹ سازی کی روایت یہ ہے کہ بجٹ نہ صرف اراکین اسمبلی سے بلکہ cabinet سے بھی اخفا رکھا جاتا ہے اور صرف آخری وقت میں اعتماد میں لیا جاتا ہے اور جب cabinet final فیصلہ کر لیتی ہے تو پھر Finance Minister اسے اسمبلی میں پیش کر دیتے ہیں۔ یہ کیا صورت حال ہے؟ اس کی تحقیق ہونی چاہیے یا پھر آپ امریکہ کی طرح open بجٹ پیش کیا

کریں۔ اسی لیے وہاں کبھی ایسی صورت حال پیدا نہیں ہوتی لیکن جو آج کل کی روایات ہیں' ان میں خاص طور پر بجٹ proposals کے بارے میں secrecy ہے۔ ان proposals کا اس طرح باہر آنا' ایک بہت بڑا departure بھی ہے اور میری نگاہ میں یہ صحیح نہیں ہے۔

دوسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بین الاقوامی قانون کے اعتبار سے collective punishment ایک جرم ہے۔ میرے پاس اس وقت Dawn کی ایک تازہ report ہے جس کے مطابق میران شاہ کے علاقے میں indefinite curfew لگایا گیا ہے۔ میں نے اس سے پہلے بھی یہ بات کی ہے اور آج بھی کہتا ہوں کہ فوج' سرکاری نمائندے' political agents سے وہاں جو بھی زیادتی ہو رہی ہے' ہم کسی پر بھی قتل' حملے یا تخریب کاری کو صحیح نہیں سمجھتے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم یہ بات کہیں کہ اس معاملے میں حکومت کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے۔ اس لیے کہ حکومت نے بش کے مطالبات اور امریکہ کے اس region میں عزائم کا آلہ کار بن کر اپنے ملک میں قتل و غارت گری اورظلم و تشدد کی آگ بھڑکائی ہے جو جل رہی ہے اور جلتی رہے گی خدانخواستہ اگر صحیح راستہ اختیار نہ کیا گیا۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ جو واقعہ remote control سے ہوا ہے وہ میرانشاہ شہر سے سات کلو میٹر دور کا واقعہ ہے لیکن Dawn کی report اور دوسری reports بتاتی ہیں کہ artillery, helicopters سے شہر پر حملہ' مسجد پر حملہ' ہسپتال پر حملہ ہوا ہے' بچے شہید ہوئے ہیں' عورتیں شہید ہوئی ہیں اور اب وہاں پر indefinite curfew لگا دیا گیا ہے اور پورا علاقہ ابل رہا ہے۔ BBC کی report اگر آپ نے سنی ہے تو انہوں نے interviews لیے ہیں اور لوگوں نے وہاں پر کیا حالات بتائے ہیں' ہم ملک کہاں لے کر جا رہے ہیں۔ جناب والا! یہ بڑا serious مسئلہ ہے۔ خدا کے لیے حکومت آنکھیں کھولے اوربش آپ کی طرف سے اتنا کچھ کرنے کے باوجود more, more کے نعرے لگا رہا ہے' کسی مقام پر بھی پیچھے ہٹنے کے لیے تیارنہیں ہے۔ حریت اور آزادی اور قومی وقار کا خیال رکھیے اور خدا کے لیے اس سلسلے کو روکیے۔ جناب! یہ علاقہ جیسے آگے بڑھ رہا ہے مجھے خوف ہے' مجھے ڈر ہے کہ یہ پاکستان کے لیے' پاکستان کے اس پورے علاقے کے لیے destabilizing ہے اور ایسی چیز ہے جو آپ قابو نہیں رکھ سکیں گے۔ ابھی وقت ہے خدا کے لیے آنکھیں کھولیے اور اس کے لیے کوشش کیجیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جناب اسحاق ڈار۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین صاحب! میں دو چھوٹی چیزیں عرض کروں گا۔ جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے سال جب یہ documents lay کیے گئے تھے تو میں نے supplementary grants پر last year عرض کیا تھا۔ ابھی supplementary grants, 2005-2006 ہونی چاہئیں۔ جناب!

again, this sort of document which has been distributed in the Lower House as well as the set which is on my desk, it does not include the supplementary grants for 2005-2006. Sir, this is a very important document. This is the analysis of where you have over spent and you need the approval of the Parliament.

ہم نے دیکھا کہ جب تک سینیٹ نے پچھلی دفعہ اپنا کام مکمل نہیں کیا اس کتاب کو چھپائے رکھا اور پھر کئی ہفتوں تک درجنوں کاپیاں اس لابی میں پڑی رہیں اور میں نے آپ کو ایک دفعہ کھڑے ہو کر عرض کیا تھا۔ یہ کوئی آٹھ نو مہینوں کی بات ہے' اس وقت تک پڑی ہوئی تھیں۔ جناب! ان کو چھپانے کا کیا فائدہ ہے'

this is the property of this House, for Heaven sake, if this is the repetition of the omission which the government did last time, I would request Mr. Chairman, through you to the honourable Minister that if you make it possible to distribute this book on the next working day which is hopefully the 7th of June.

اور جناب ! دوسری میری گزارش یہ ہے کہ I would acknowledge on the floor that the Interior Minister is very kind, last time آپ کو یاد ہو گا میں نے اس floor پر کہا تھا کیونکہ میں پنجاب کو represent کرتا ہوں' ہمارے صوبے سے ایک MNA تھے ان کے ساتھ زیادتی کی گئی تھی' انہوں نے بڑا timely اس کا notice لیا' جو ہاؤس میں commit کیا گیا

تھا' اس House میں' اس پر عمل کیا اور ہم نے دیکھا کہ خواجہ سعد رفیق صاحب جو ایم این اے
ہیں میرے صوبے سے وہ آج اجلاس attend کر رہے ہیں۔ Sir, on the contrary, I think
کسی again, we should forget about this side of the divide who are sitting,
کی perpetual government نہیں ہے۔ کبھی ہم ادھر تھے کبھی ادھر تھے اور یہ سلسلہ چلتا رہے
گا۔ شاید ہم آئندہ اس ہاؤس میں یا دوسرے ہاؤس میں نہیں ہوں گے لیکن میرے خیال میں
اچھی traditions, healthy traditions کو uphold کرنا چاہیے۔

There is already a laid out procedure and somebody who is alike in prison is always produced in all the sessions of the respective or at least the most important sessions like

کوئی voting ہو رہی ہے یا بجٹ کا اجلاس ہو رہا ہے۔

Sir, I was sad to see again that Javed Hashmi was not produced and he was not brought in the National Assembly today. Sir, I would request through you, to the honourable Interior Minister once again that he should make it a point that as he was very nice in terms of his delivery of Khawaja Saad Rafiq that Javed Hashmi be produced in the National Assembly throughout the Budget Session so that he can represent his constituency and their views. National Assembly

میں تو اور زیادہ ضرورت ہے۔ وہاں تو کوئی بھی ہو چاہے اس side کا ہو یا اس side کا ہو۔

If somebody is not available and he is in jail, he must be produced and should be given that right of his, to represent the people of the constituency. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Mr. Ahmed Ali.

(اس موقع پر حزب اختلاف نے واک آؤٹ کیا)

سینیٹر احمد علی، ان کو بلا لائیں۔

Mr. Chairman: They can hear you in the lobby.

RE: KESC CONVERTS RESIDENTIAL CONNECTIONS INTO COMMERCIAL

Senator Ahmed Ali: Mr. Chairman, thank you very much for giving me the floor.

کراچی میں KESC کے معاملے پر discussion ہوئی تھی لیکن ایک چیز اور جو بڑی serious تھی جو میری information میں لائی گئی اور وہ یہ ہے کہ ظاہر ہے جب گھر والوں کو بجلی نہیں ملتی تو وہ اپنے گھر میں generators استعمال کرتے ہیں۔ KESC کے لوگوں نے ان کو approach کیا اور ان کے میٹرز کو commercial treat کیا کیونکہ وہ گھر میں generators استعمال کر رہے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے کہ ایک تو پہلے ہی لوگ پریشان ہیں اوپر سے ان کے میٹروں کو commercial میں convert کریں گے تو یہ کہاں جا کر رکے گا۔ جناب چیئرمین! اس کا notice لیا جائے اور KESC کو کہا جائے کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے، اگر لوگ generator استعمال نہیں کریں گے تو کیا کریں گے یا پھر آپ electricity provide کریں ان کو ورنہ انہوں نے generators تو استعمال کرنے ہیں اور جب وہ استعمال کر رہے ہیں تو آپ ان کے میٹروں کو commercial کر رہے ہیں۔ میں یہی بات آپ کی knowledge میں لانا چاہتا تھا۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی سردار جمال صاحب۔

RE: SPREADING OF GASTROENTERITIS DISEASE

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، شکریہ، جناب چیئرمین! پچھلے اجلاس میں بھی میں نے ایک بات move کی تھی لیکن it was out of order that is why I could not move it. Today, I want to move a very important issue and actually I want to bring it to the notice of the House. جناب! ڈیرہ غازی خان شہر میں پچھلے دو روز

کے اندر Gastroenteritis کی وجہ سے 21 deaths ہو چکی ہیں۔ اس کا notice پنجاب حکومت لے تو رہی ہے لیکن جہاں تک Health کی teams ہیں وہ وہاں موقع پرنہیں جا رہی ہیں اور وہاں پر ایک قیامت سی المناک situation ہے۔ میں ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ مہربانی کرکے اس سلسلے میں کوئی اقدام کریں۔ خدارا وہ بھی ہمارے ہی پاکستانی شہری ہیں' ان کی خاطر کچھ کیا جائے۔

(اس موقع پر حزب اختلاف نے واک آؤٹ ختم کیا اور ہاؤس میں واپس آگئے)

جناب چیئرمین، جی پری گل آغا صاحبہ۔

RE: ELECTRICITY BREAK DOWN IN QUETTA

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ جیسا کہ ابھی دو تین دن پہلے ہم نے آپ سے واپڈا کے بارے میں request کی تھی اور آپ نے promise بھی کیا تھا کہ وزیر صاحب کو بلائیں گے۔ مگر اب بھی بلوچستان میں آٹھ گھنٹے' دس گھنٹے لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے۔ لوگ تنگ آگئے ہیں۔ پتا نہیں کچھ اثر ہی نہیں ہو رہا' کتنے افسوس کی بات ہے۔ ہم سینیٹ میں آ کر --------

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل، وہ کرشل ہو یا نہ ہو' میں اپنی بات چیئرمین صاحب تک ضرور پہنچاؤں گی۔ آپ نے promise کیا تھا کہ وزیر آئے گا اور پوری تفصیل سے آپ کے ساتھ میٹنگ ہوگی۔ آپ کے علم میں ہے کہ جب سے یہ سیشن شروع ہوا ہے وہ تو باہر چلا گیا ہے۔ اب وزیرمملکت بھی یہاں پر آئیں' جناب چیئرمین! واپڈا کے دو وزیر ہیں' ایک نہیں دو۔

جناب چیئرمین، نہیں وزیرمملکت نہیں ہیں۔ امیر مقام صاحب تھے اب وہ کسی اور محکمے کے full minister ہو گئے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں ایک دوسرے تھے۔ چلیں اگر واپڈا کے وزیرنہیں ہیں تو کتنے افسوس کی بات ہے کہ یہ کتنے غیر ذمہ دار ہیں۔ ابھی سندھ میں بھی وہی حال ہے' بلوچستان میں بھی وہی حال ہے۔ ہر جگہ یہ حال ہے۔ آپ یقین کریں کہ چار پانچ دن پہلے میں کوئٹہ میں

تھی آٹھ بجے بجلی چلی گئی رات کو ساڑھے آٹھ بجے آئی۔ آپ دیکھیں کہ لوگوں کے پاس پینے کے
لئے پانی بھی نہیں ہے۔ لوگ اتنی گالیاں دے رہے تھے۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! سینیٹ میں اگر کوئی صحیح طریقے سے بات کرے تو یہ مذاق اڑانے کے چکروں میں ہیں۔ ان کو تو احساس ہونا چاہیئے' ان کی اگر مرغی بھی مرے تو پورے سینیٹ میں ہنگامہ کر دیتے ہیں کہ آج ہماری مرغی مری ہے۔ ہم لوگ جل کر خاکستر ہو رہے ہیں اور عباسی صاحب کو پتا نہیں کیا پرابلم ہے۔

جناب چیئرمین، میں عرض کروں کہ وزیر صاحب یہاں پر بیمار ہونے کے باوجود آنے تھے۔ جب آپ بولیں گے تو وہ آکر آپ کو جواب دے دیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، بجائے آپ لوگ support کرنے کے کہ بلوچستان کا اتنا حال ہے کہ پانی بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، سب کو احساس ہے' وزیر صاحب اس دن بھی آنے تھے' پھر آکر آپ کو up date دے دیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں چیئرمین صاحب! میرا خیال ہے یہ اس طرح نہیں چلے گا۔

جناب چیئرمین، وسیم سجاد صاحب بھی سن رہے ہیں' آغا صاحب بھی بیٹھے ہیں' وزیر صاحب جیسے ہی آئیں گے' آپ کی ذاتی ملاقات بھی کرا دیں گے' ہاؤس میں بھی جواب دیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں جناب چیئرمین! یہ بہت serious اور افسوس کی بات ہے۔ اب وسیم سجاد بیچارہ کیا کرے گا۔ اب وہ بلوچستان کا مسئلہ تو حل نہیں کر سکتے۔ اب وزیر کوئی ہوتا ہے اور ایجنڈا کوئی اور لگاتا ہے' ذمہ داری کسی اور کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کو جب پتا چل گیا ہے کہ سیشن شروع ہو گیا ہے تو وہ باہر چلے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں' پہلے سے پروگرام تھا' پہلے بھی آنے تھے' انشاء اللہ پھر آئیں گے۔ آپ یقین رکھیں۔ بڑا اہم مسئلہ ہے توجہ طلب ہے' وہ جیسے ہی آئیں گے یہاں آ

answer کریں گے۔ وسیم سجاد صاحب کو سن لیں۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، محترمہ پری گل آغا صاحبہ نے جو کچھ کہا ہے بالکل صحیح کہا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں اس مسئلے کا کچھ حل بھی ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین، نہیں وسیم سجاد صاحب اس کو بالکل take up کریں گے، آغا صاحب سن رہے ہیں، پارلیمانی امور کے وزیر ہیں، وزیر خزانہ ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں آپ emergency meeting call کریں چیئرمین واپڈا کو بلالیں، وزیر اگر موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، ہماری کمیٹی جو ہے اس میں بلا لیتے ہیں۔ کمیٹی کے لیے چیئرمین صاحب کو بلا لیتے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں ایک کمیٹی بنا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، پہلے آپ کی کمیٹی موجود ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں پاکستان میں چیئرمین واپڈا تو ہے اگر وزیر صاحب باہر گئے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں چیئرمین واپڈا ہاؤس میں نہیں آسکتے۔ کمیٹی کے لیے پہلے بھی آئے ہیں اب بھی آجائیں گے۔ He will come again and again

سینیٹر آغا پری گل، نہیں چیئرمین صاحب بہت emergency ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی، کمیٹی کے ساتھ co-ordinate کر کے ان کو کہہ دیں گے۔

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi:Point of personal explanation.

جناب چیئرمین، جی، جی صفدر عباسی صاحب۔ This is the last thing.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب چیئرمین! میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں

کہ بیگم صاحبہ میری بڑی بہن ہیں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے بالکل ان کی support میں بات کی ہے۔ یہ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں۔ میں آپ کی توجہ اس بجٹ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں فنانس منسٹر کا دعویٰ ہے کہ روشنی ہی روشنی ہے، کتنی روشنی ہے وہ بیگم صاحبہ کی بات سے آج ثابت ہوگئی ہے کہ اندھیرا ہی اندھیرا ہے کوئی روشنی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، ویسے یہ personal explanation نہیں تھی۔ جناب عمر ایوب۔

LAYING OF THE FINANCE BILL 2006-2007

Mr. Omar Ayub Khan (Minister of State for Finance): *Bismillah-ir-Rehman-ir-Rahim*. Mr. Chairman sir! I beg to lay on the table of the Senate a copy of the Finance Bill, 2006 containing the Annual Budget Statement under Article 73 of the Constitution submitting recommendations thereon to the National Assembly.

Mr. Chairman: Copy of the Finance Bill, 2006 stands laid. You may move.

Mr. Omar Ayub Khan: Mr. Chairman Sir! I beg to move that the Senate may make recommendations to the National Assembly on the Finance Bill, 2006-07 containing the Annual Budget Statement, under Article 73 of the Constitution.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، آپ کی اجازت سے جہاں ہم welcome کرتے ہیں، سینیٹ میں ان documents کے lay کیے جانے کو اور سینیٹ انشاء اللہ حسب سابق اپنی recommendations ضرور پیش کرے گا لیکن میں اپنی ذات کے اعتبار سے ہی نہیں، بلکہ غالباً تمام عوام کی طرف سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ماضی میں سینیٹ کی recommendations کو جس طرح قومی اسمبلی میں نظرانداز کیا گیا ہے، خصوصیت سے substantive recommendations کو، یہ پورے سینیٹ کے لیے بہت تکلیف کا باعث ہے اور میری نگاہ

میں یہ بات بہت ضروری ہے کہ حکومت اس معاملے میں سنجیدگی سے غور کرے کہ جب سینیٹ اہمیت کے ساتھ متفقہ سفارشات پیش کرے' بلاشبہ اپوزیشن کی طرف سے اختلاف رائے بھی ہو گا لیکن جو متفقہ قرار دادیں پیش کی گئی ہیں' ان پر غور ہو۔ اس کے لیے وقت مقرر کیا جائے اور اگر کسی بات کو رد کیا جائے تو دلیل کے ساتھ اور جو اچھی تجاویز ہیں' انہیں قبول کیا جائے۔ یہ روایت قائم کرنا بہت ضروری ہے۔ شکریہ۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، پہلے میں بول لوں' پھر یہ بولیں۔

جناب چیئرمین، ان کو جواب دے لینے دیجیے۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، اسی سلسلے میں ہے جناب۔

جناب چیئرمین، پہلے سن لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین ! to be very clear about it جب پہلے بجٹ تھا ۲۰۰۴-۲۰۰۳ء کا

that happened in the National Assembly, the Opposition walked out before time and there was no Opposition in rest of the day, then again the proposals were to be accommodated and incorporated in the Finance Bill. These amendments which were proposed and recommended by the Senate, those were incorporated in that but the time was passed. They had become time barred, that time none of the recommendations were accepted and all were rejected and the rejection was because of time barred but last time, ten major recommendations duly given by this august House, they were really accommodated in the Budget and they were having that, it is on the record. This time I assure this august House that

recommendations given by this august House will be accommodated in the Finance Bill, if they are really in the interest of the people of Pakistan, they must be accommodated and will be accommodated.

Mr. Chairman: But their point was about rejection?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب پروفیسر صاحب نے جو فرمایا ہے وہ اصل میں time barred ہو گئے تھے' cross نہیں ہو سکتا تھا۔ پہلی دفعہ۔ یہ تیسرا بجٹ ہے' انشاء اللہ آپ چیک کر لیں۔ میں record پیش کر سکتا ہوں کہ because last time I also had....

(مداخلت)

جناب چیئرمین، جی عباسی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب احمد علی صاحب کمیٹی کے چیئرمین ہیں وہ ہماری طرف سے بول لیں گے۔احمد علی صاحب کو بول لینے دیں۔

جناب چیئرمین، انہوں نے اس کی تردید کر دی ہے۔

سینیٹر احمد علی، جناب چیئرمین! سینیٹ نے جتنی بھی recommendations بھیجی تھیں' ان میں سے انہوں نے سترہ accept کیں۔ وہ کیا تھیں؛ ان کی غلطیوں کو ہم نے correct کیا تھا' full stop,comma and even انگلش کی غلطیاں تھیں وہ تک ہم لوگوں نے صحیح کی تھیں۔ اسے انہوں نے مانا کیونکہ یہ ان کی اپنی بہتری تھی۔ باقی کوئی نہیں مانی۔یہ غلط بیانی ہے۔

جناب چیئرمین، شیخ رشید صاحب سن رہے ہیں' شیر افگن صاحب بھی سن رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! یہ record کی بات ہے۔ It is on record یہ کہنا کہ 10 recommendations was in original form incorporated in the Finance Bill.

جناب چیئرمین، But what was the relief? ان کا یہ پوائنٹ تھا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، ریکارڈ یہی ہے اور سینیٹ کا یہ حق ہے۔ یہ بات واضح

رہے کہ پچھلی دفعہ جتنی recommendations کی گئی تھیں، وہ متفق علیہ تھیں۔ دوسرے الفاظ میں گورنمنٹ پارٹی کا بھی اس میں بڑا participation تھا اگر سینیٹ نے متفقہ تجاویز دی ہیں تو ان کو اس طریقے سے discuss کیے بغیر summarily ختم کر دینا یہ اس ایوان کے احترام کے خلاف ہے۔

جناب چیئرمین، کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین! جناب احمد علی صاحب جو Treasury Benches کے روح رواں ہیں ان کو داد دیتا ہوں کہ پہلی مرتبہ بلکہ ہمیشہ کی طرح آج بھی انہوں نے سچ کہا ہے کہ سینیٹ کی گزشتہ سال کی ...... two forty seven amendments

جناب چیئرمین، وہ تو یہ پہلے ہی کہہ چکے ہیں کوئی نئی بات کریں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جن میں سے fifty seven recommend ہوئی تھیں اور اس میں سے ایک بھی accept نہیں ہوئی سوائے اس کے جس طرح انہوں نے فرمایا کہ "comma" اور "full stop" تک۔ اگر آج بھی اس House کو یہ assure نہیں کرایا جاتا تو پھر اس House کا وقت کیوں ضائع کرایا جا رہا ہے۔ پورے ملک اور international business community کی نگاہیں اس ایوان پر لگی ہوئی ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس House کو assure کرایا جائے کہ اس کی جو unanimously recommendations ہوں گی ان کو consider کیا جائے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جی اسحاق ڈار صاحب۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, the fairness of the proposals made by the Finance Committee last year and I thank to this House which unanimously recommended all the 57 recommendations and اس میں جو materials تھیں وہ جو sought down ہوئی' میں second کرتا ہوں, Chairman, Finance Committee میں اس کا member ہوں۔ جناب! اس میں آج our position stands vindicated. This Government is actually responsible

for not implementing one of the major revenue generation/proposals which was the CVT on real estate

اس House نے unanimously recommend کیا on the recommendation of the Finance Committee and it was turned down. آج اس حکومت نے اسی کو خود incorporate کیا ہے اس Finance Bill میں that there should be CVT.

Mr. Chairman: Then they are listening to you.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, who is responsible for one year? Who is responsible for billion of rupees loss to this exchequer?

جناب! انہوں نے اپنی transactions مکمل کر لی ہیں۔ آج ایک سال کے بعد اس کو implement کیا جا رہا ہے۔

This speaks of itself sir, the volume that the Finance Committee, regardless of which party it belonged, it worked bipartisan. It came here and the House unanimously recommended it under your leadership and we saw,

اس کو set aside کر دیا۔ آج وہی recommendation اٹھا کر خود حکومت جو ہے ایک سال کے بعد وہ proposals میں شامل کر رہی ہے۔

Mr. Chairman: I think, I read out the procedure.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman! the thing is that recommendation means recommendation. It is not a mandatory thing. Even then it is the moral duty of the Lower House to accommodate the Upper House's proposals. Although technically speaking they were good and if they are given again I assure them *Insha Allah* they will be accommodated as being an Upper House they will regard to it for the sake of the people

of Pakistan.

Mr. Chairman: That is appreciable.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، ہم سب ان ہی کے لیے کام کرتے ہیں لیکن ایک ایسی بات ہے یہ offend ہو جائیں گے کہ recommendation word کو آپ dictionary میں جا کر دیکھیں

this is just a request, a proposal whether it is a fact, if it would have been that anything proposed in the Upper House shall be taken into the Finance Bill and that shall be mandatory

پھر ان کا کہنا بجا تھا لیکن اس کے باوجود بھی-----

جناب چیئرمین، نہیں، وہ یہ نہیں کہہ رہے۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو پوری توجہ دی جائے۔ یہ بات تھی اور اگر نہیں ہے تو توجہ دی جائے۔ وہ یہ نہیں کہہ رہے کہ recommendation is recommendation.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ پوری توجہ سے کوشش کریں گے کہ جو بھی یہ بھیجیں گے انشاء اللہ اس پہ پورا غور کریں گے اور کوشش کریں گے کہ وہ accommodate ہوں۔

Mr. Chairman: It is appreciated. I think I have three more points of order then I must lay out the procedure. Ranjha Sahib.

Senator Dr. Khalid Ranjha: Actually, the Money Bill would be a Money Bill. It will not contain any substantive law in this. It is now being used again as a device to bypass the Senate and make laws which otherwise should go through proper law. I know recommendations were not accepted last time. Today, I am making a request that the National Assembly should itself have reviewed this and make sure that no substantive law provision was included therein.

یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ اس کے ذریعے قانون کو تبدیل کرتے جائیں۔ جو substantive laws ہیں we have to go through the process of National Assembly and the Senate. But now it is almost used as a back door mechanism whereby you amend substantive laws. So, worksmen compensations, provisions are amended اس کی عمر یہ نہیں یہ ہو گی۔

Limitation act has been amended. It is not required to be done under the Money Bill, it requires separate laws. So, it was second last time, I am only pointing out to the National Assembly, it's own wisdom to rexamine this and those which usually you think are substantive laws should be deleted. Thank you sir.

Mr. Chairman: Mr. Azam Swati.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، جناب! رانجھا صاحب نے میری بات بڑے اچھے طور پر بیان کر دی ہے۔ اس کے علاوہ اس ہاؤس میں سارے صوبوں اور فاٹا کی representation موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم بڑی اچھی recommendations کل اور پرسوں تک دیں گے۔ وزیر موصوف نے بھی اس بات کی guarantee ہمیں دی ہے تو ہم ان کے اس gesture کو wlecome کرتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے صوبوں کی representation کے لیے جو recommendation دیں گے وہ قوم، ملک کے لئے بڑی سود مند ثابت ہو گی۔

جناب چیئرمین، جی اعوان صاحب۔

POINTS OF ORDER

RE: ATTEMPTS TO KILL JOURNALISTS.

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: Thank you Mr. Chairman, on the last day of the previous sitting, there was a walkout staged by the honourable members of the Press Gallery on three counts. Number one,

KTN کے ایک کیمرہ مین منیر سانگی صاحب شہید ہوئے ہیں' یہ واقعہ لاڑکانہ میں ہوا۔ راولپنڈی میں امجد عباسی صاحب ہیں وہ کسی روزنامے کے بیورو چیف ہیں' ان پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ رانا قیصر اور طارق چوہدری صاحب یہ اسلام آباد کے بہت سینئر صحافی ہیں everyboyd knows them ان کو بھی ایک ایجنسی نے راستے میں روک کر harrassment کا شکار کیا۔ اس پر

there was a deligation from this august House, comprising of Mr. Mushahid Hussain Sayed, Mr. Wasim Sajjad and I was also there and assurance was made to the Press Gallery that we will get back to them. Now the Press people have contacted me out side of this honourable House and they wanted to know that what is the progress on this issue and has anything been done so far or not?

Mr. Chairman: Mr. Mushahid Hussain.

Senator Mushahid Hussain Sayed: I am thankful to Dr. Babar Awan for raising this issue because he is also like all of us media friendly.

دو separate issues تھے' ایک تو جو منیر سانگی کا murder ہوا ہے اور دوسرا والا تھا۔ میں نے چیف منسٹر سندھ سے بات کی' کل ہم خود

we went to your home town Jacobabad and we must say that your mother who is the Nazim of Jacobabad who is doing a damn good job serving the people. and she was there in the heat وہ بڑی dynamic and energetic خاتون

ہیں we are proud of her. She has been on the sight. اور ادھر DIG Larkana .
اختر گورچانی بھی آیا تھا، میری خود ارباب رحیم سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے ایک بندہ پکڑ لیا ہے
جو کہ FIR میں تھا he has been arrested دوسرا بندہ ابھی at large ہے۔ DIG لاڑکانہ کو
خود میں نے بھی directly کہا Akhtar Gorchani, who is the good man by theway.
وہ کہہ رہا تھا کہ منیر سانگی بیچارا cross fire میں آ گیا تھا he was killed یہ current status
تھے اور چیف منسٹر سے میں نے خود بات کی in front of even Mr. ZafarullahJamali اُدھر
میں نے call بھی کی اور انہوں نے کہا کہ ایک بندہ پکڑا گیا اور دوسرے کے لیے we are
trying to pursue it انشاء اللہ وہ بھی پکڑا جائے گا۔

دوسرا issue تھا کہ جو لوگ ایک dimplomatic mission پر گئے تھے، ان پر حملہ ہوا
تھا، انہوں نے کہا تھا کہ IB, Intelligence Bureau کے لوگ تھے I talked to the DIG IB
Brig. Ejaz Shah رانا قیصر صاحب اور طارق چوہدری کے بارے میں then Brig. Ejaz Shah
came back to me, he said that nobody from the IB was involved اور انہوں نے
کہا کہ اس میں ہمارا کوئی بندہ involve نہیں تھا but I am still making inquiries that
who are the personnels who were involved in that thing. ابھی وہ inquiries
incomplete ہیں but I was told کہ Intelligence Bureau کے لوگ ہیں تو میں نے
Intelligence Bureau کے چیف سے personally بات کی then he said I will get
back to you and he got back to me after a few hours and he said کہ ان کے
بندے نہیں تھے لیکن

will soon revert to it and I am glad that the Information Minister, Mr. Muhammad Ali Durrani is also here and I also request him to make necessary checks on that but I will pursue the matter and I will revert back that who exactly did this roughing up of this Journalist which is totally unacceptable and we condemn that because Journalists have the full freedom to interact professionally or personally with anybody in Pakistan

whether it is a diplomate from a foreign country or any other thing and we do.

انڈین ہمیں روز ملتے ہیں۔ میں کل Convention Centre, "Pakistan India Peace Conference" میں گیا تھا، تو ایسی چیز unacceptable ہے and we certainly condemn this attitude یہ کسی democratic civilized معاشرے میں acceptable نہیں ہے but anyway I will make my further inquiries جہاں تک اس situation کا تعلق ہے جو کہ اس دن کا واقعہ تھا، یہ میری up date ہے۔

Mr. Chairman: Dr. Khalid Mehmood Soomro.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو ۔ جناب منیر سانگی کو پہچان کر، جان کر شہید کیا گیا ہے۔ اس کے قاتل سرکاری طور پر وڈیرے کے ڈیرے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ سارے لوگ اس چیز کو جانتے ہیں لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔ پہلے بھی سرکاری پارٹی کے اس بندے نے KTN کے ایک فوٹو گرافر کے کیمرہ کو توڑا تھا۔ اس پر اس کی ناراضگی یہ تھی کہ آپ یہ چیزیں کیوں highlight کر رہے ہیں۔ جرگہ ہوا، منت سماجت کی اور یہاں پر بھی بات ہوئی تھی۔ کوئی ڈیڑھ، دو لاکھ ان کا خرچہ ہوا تھا وہ انہوں نے دے دیا اور جان چھوٹ گئی۔ اب ان کو باقاعدہ ٹارگٹ کر کے مارا گیا ہے۔ قاتل وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو پکڑا نہیں جا رہا۔ یہ وہی سانگی جو اب شہید ہوا وہ میرا پڑوسی ہے اور ان کی فاتحہ کے لیے میرے مدرسے میں سارے ساتھی بیٹھے رہے تین چار دن مسلسل اور وہ ابھی تک وہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔

سب سے بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ جو ڈاکٹر on duty تھا، پوسٹ مارٹم کی رپورٹ جس کو دینی تھی، جب body لائی گئی تو اس نے کہا کہ میں نے اپنی کارروائی پوری کر لی ہے آپ body لے جائیں۔ خود ہاسپٹل کے ایم ایس صاحب وہاں آئے تو اس کے سامنے بھی ڈاکٹر صاحب نے لوگوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنی کارروائی پوری کر لی ہے اور آپ body لے جائیں۔

کل جب وہ سرٹیفیکیٹ لینے کے لیے گئے تو اس ڈاکٹر نے کہا کہ میں نے پوسٹ مارٹم

کیا ہی نہیں تو میں رپورٹ کاہے کی دوں۔ تو انہوں نے کہا کہ جی آپ نے خود کہا، سینکڑوں لوگ وہاں موجود تھے کہ میں نے ساری کارروائی مکمل کر لی ہے آپ body اٹھا کر لے جائیں۔ میں نے رات چانڈکا میڈیکل کالج کے ایم ایس سے بات کی۔ اس نے کہا میں نے اس ڈاکٹر سے کہا تھا اور واقعتاً اس نے مجھے کہا کہ میں نے پوری کارروائی مکمل کر لی ہے لیکن اب وہ مکر رہا ہے اس بات سے۔

آج شہید منیر سانگی کے ورثاء کورٹ جا رہے تھے کہ جی ہم application دیں تاکہ پھر قبر کھود کر body دوبارہ نکالی جائے اور پوسٹ مارٹم کیا جائے۔ کتنی شرمناک بات ہے۔ نہ ان کو انسانیت کی حیا ہے، نہ ان کو مسلمانی کی حیا ہے۔ براہ کرم جو بھی ذمہ دار ہیں ان سب کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب یہ سینیٹر مشاہد حسین صاحب کچھ اور کہہ رہے ہیں جبکہ ابھی آپ نے سنا کہ یہ target killing تھی۔ جناب اگر سرکاری موقف یہ ہے کہ وہ cross-firing میں مارا گیا تو پھر تو وہ کسی کی ذمہ داری نہیں ہے

that means its a cover up story being given and here Senator Sahib is saying that it was the target killing. This House must be told and there must be an independent enquiry.

Mr. Chairman: Cross-fire

میں جو involved تھے ان کے خلاف action کریں۔ یہ کہہ رہے ہیں۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب target killing اور cross-firing میں بڑا فرق ہے۔ Cross-firing میں تو غلطی سے گولی لگ سکتی ہے جبکہ target killing میں ایسا نہیں ہوتا۔

Mr. Chairman: I think investigation

میں یہ بات آ جائے گی۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، نام دیے گئے ہیں، قاتل وہاں وڈیرے صاحب کے

ڈیرے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ پکڑے نہیں جا رہے۔

جناب چیئرمین، مشاہد صاحب یہ جو ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے point raise کیا ہے اس کے بارے میں کچھ-----

Senator Mushahid Hussain Sayed: I don't have the facts independently. I was asked by the media community. I checked of Chief Minister and DIG. I am only conveying what I was told by these officials.

اس کے علاوہ میں کوئی responsibility نہیں لیتا۔

جناب چیئرمین، نہیں یہ point جو کھوسہ صاحب کہہ رہے ہیں یہ بھی convey کر دیں کہ یہ بھی ایک version ہے۔

سینیٹر مشاہد حسین سید، میرا خیال ہے Information Minister Sahib تشریف رکھتے ہیں۔ درانی صاحب سے میں request کروں گا کہ media کا معاملہ ہے۔ میں تو ویسے ہی مشاہدہ کر رہا تھا تو میں اس میں آ گیا۔ میں اس میں directly involved نہیں ہوں۔

سینیٹر محمد علی درانی (وفاقی وزیر برائے اطلاعات و نشریات)، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ جو دونوں issues اٹھائے گئے ہیں ابھی ہاؤس میں' ان کے بارے میں مشاہد صاحب نے فرمایا' میری بھی کراچی میں بات ہوئی اور کچھ ان کی طرف سے action بھی لیا گیا۔ جیسے آپ نے فرمایا ہے اس statement کی روشنی میں' میں آج ہی رات دوبارہ چیف منسٹر سے بات کروں گا اور قانون کے جو بھی تقاضے ہیں ان کے مطابق سخت ترین action لیا جائے گا اور اگر کوئی فرد اپنے آپ کو قانون' سے بالا تر سمجھتے ہوئے کسی کی پشت پناہی میں بیٹھ کے اپنی حیثیت کو منوانے کی کوشش کر رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ قانون سے بالا تر سمجھنے والے ہر فرد کے خلاف کارروائی کرے اور میں اس ہاؤس کو اپنے طور پر یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس issue پر میں آج ہی بات بھی کروں گا اور اس کو ہم یقینی بنائیں گے۔ یہ ہماری اخلاقی ذمہ داری بھی ہے اور دوسرا یہ ہمارے لیے خود ایک بہت بڑا issue ہے کہ وہ حکومت جس نے اس ملک کے اندر آزاد صحافت کے کلچر کو حقیقی spirit کے ساتھ متعارف کرایا ہے اگر

کوئی ایسا اقدام ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس پر کوئی question آتا ہے، تو ہم اس کو سنجیدگی سے لیں گے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ اس چیز کو اٹھا رہے ہیں اور اس کو کسی بھی حد تک ہم لے کر جائیں گے اس سارے issue کی نہ صرف انکوائری کی جائے گی بلکہ اس کو آخری حد تک یقینا بنایا جائے گا تا کہ اس کے اوپر کوئی مثبت اقدام ہوں۔

سینیٹر مشاہد حسین سید، میں یہ point لینا چاہ رہا تھا جو درانی صاحب نے کہا کہ independent inquiry کے لیے ہم تیار ہیں nd there is no problem in that respeot اس میں سومرو صاحب اور آپ بھی شامل ہونا چاہتے ہیں ہم independent inquiry کے لیے تیار ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو۔ درانی صاحب سے انتہائی احترام کے ساتھ پہلے شکارپور میں کاوش اور کندھ کوٹ کا رپورٹر امیر بخش بروہی شہید کیا گیا۔ ان کے قاتل نہیں پکڑے گئے۔ اس کے بعد جیکب آباد میں کندھ کوٹ اور کاوش کا رپورٹر شاہد سومرو شہید ہوا۔ اس کے قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔ اب یہ تیسرا واقعہ ہے۔ یہ electronic media کا اس علاقے میں پہلا شہید ہے۔ اب اس منیر سانگی کے واقعہ پر پورے ملک میں احتجاج ہوا ہے اور ملک سے باہر بین الاقوامی سطح پر جب اس کے ساتھ یہ حشر ہو رہا ہے تو ڈاکٹر certificate دینے کے لیے تیار نہیں ہے وہ کہتا ہے کہ وڈیرا میرے بچوں کو اٹھا کر لے جائے گا۔ اس لیے میں certificate نہیں دوں گا۔ آپ مہربانی کر کے اس کو دیکھیں۔ خاص طور پر دیکھیں بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین، یہ بہت اہم بات ہے۔ بڑی افسوس ناک بات ہے کہ اتنی قیمتی جان اپنی فرض شناسی میں کھوئی گئی۔ ہمیں اپنے صحافی بھائیوں کا پورا احترام ہے۔ درانی صاحب اس کو مہربانی کر کے دیکھ لیں دو point raise کیے گئے ہیں post mortem کے بارے میں اور کہیں لوگ اگر موجود ہیں تو مہربانی کر کے پھر ہاؤس کو بتایے گا۔

سینیٹر محمد علی درانی، اس کی independent inquiry بھی کروائیں گے اور اس کے اوپر کسی قسم کا ------

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، رانا صاحب اور طارق چوہدری صاحب the

third as regarding....

جناب چیئرمین، وہ تو مشاہد صاحب نے بتایا کہ ایک ایجنسی کا تھا ایک نے کہا ہے کہ نہیں ہے ۔ آپ جو development ہے وہ بتائیں گے۔

Senator Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan: The one who is incharge of some *Roznama* in Rawalpindi, he was hit by a hitman and he has been sustained fire-arm injuries. Nothing has been said about that. Would your hounor direct the Minister to probe into that?

کہ قیصر عباسی کے کیس میں کیا ہوا۔

سینیٹر مشاہد حسین سید، وہ انیسہ زیب صاحبہ کی تھی - She will respond to that

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، درانی صاحب اگر اس پر کوئی انفارمیشن دے کر lay کرنا چاہیں گے۔

جناب چیئرمین، درانی صاحب کریں گے۔ انیسہ صاحبہ بھی کریں گی۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر مملکت برائے تعلیم)، امجد عباسی صاحب کا جو کیس ہے اس کے ساتھ ایک اور صاحب ہیں محمود صاحب ان دونوں کا کیس Interior منسٹر کے اسی وقت نوٹس میں لے آئے تھے اور انہوں نے DIG راولپنڈی سے اسی وقت بات کی تھی۔ I am sure he must have the information لیکن وہ اس وقت موجود نہیں ہیں تو ne جو اجلاس ہے اس میں آکر انہیں کہیں گے کہ وہ اس کے متعلق رپورٹ کریں۔ میں خود ان کو بتا دوں گی۔

جناب چیئرمین، وہ ہاؤس کو بھی up date کر دیں گے۔ درانی صاحب آپ سارے po... مہربانی کرکے دیکھ لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، رضا صاحب ذرا ان کو سن لیں۔

سینیٹر محمد علی درانی، میں اس میں تھوڑا سا add کرنا چاہوں گا۔ جس رات یہ واقعہ ہوا

ہے۔ رانا قیصر صاحب اور جن صحافیوں کے ساتھ یہ واقعہ ہوا تھا تو میری ان سے خود بھی بات ہوئی تھی۔ اس سے اگلے دن جیسے مشاہد صاحب نے جن جن لوگوں سے بات کی کم وبیش ان لوگوں سے میں نے بھی بات کی تھی اور ان کی طرف سے جو موقف آیا وہ بھی رکھ دیا گیا لیکن ہم نے ابھی بھی formally میں نے اس ریفرنس سے letter بھی concerned authority کو لکھا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ کسی ایک issue کو example بنا کر اس چیز کا clear and loud message دے دیا جائے۔ ہر قسم کے متعلقہ افراد کو، اگرکوئی سرکاری ادارہ ہے تو بھی اور ہم چاہیں گے کہ اس قسم کے کوئی واقعات، جیسے میں نے پہلے بھی کہہ دیا ہے کہ یہ ہمارا بھی concern ہے اور اس لیے پہلے دن سے اس سے میں خود بھی involved ہوں۔ تیسرے واقعہ کے بارے میں جیسے انیسہ زیب صاحبہ نے بتا دیا اور انشاء اللہ کوئی بھی issue جو اس ہاؤس میں لایا جائے گا۔ہم اس کے لیے آپ کے شکر گزار ہیں۔

Mr. Chairman: I will now read out the procedure.

(Interruption)

جناب چیئرمین، پھر جب speech ہوگی اس وقت آپ بات کرلیجے گا۔ ذرا procedure کرلیں اس طرح بہت زیادہ points of order ہوتے جا رہے ہیں۔ آخری ہے ذرا مختصر رکھیے۔

RE: RE-ALLOCATION OF THE CHAIRS OF THE MEMBERS IN THE SENATE HALL

سینیٹر رضا محمد رضا، گزشتہ اجلاس میں FATA کے چار سینیٹروں نے واک آؤٹ اس بنیاد پر کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کو الگ نشستیں مختص کی جائیں آج وہ نہیں ہیں اور ابھی ان کی نشستوں کا انتظام نہیں ہو سکا ہے۔ یہ بڑے علاقے کی نمائندگی کرتے ہیں اور ان کا یہ حق ہے کہ وہ جو بھی رائے رکھنا چاہیں وہ ان کا اختیار ہے۔ سرکاری بینچز والے اگر ان کو یرغمال بنا کر رکھنا چاہتے ہیں تو یہ زیادتی ہوگی۔ ان کو یہ حق دیا جائے کہ وہ جہاں بھی بیٹھنا چاہیں، ان کو بیٹھنے دیا جائے ان کو الگ نشستیں دی جائیں---

جناب چیئرمین، وہ سرکاری Benches نہیں کر رہے یہ سیکریٹریٹ نے کرنا ہے۔
اب ایک طرف treasury ہے ایک طرف اپوزیشن ہے independents کو کہاں بٹھائیں وہ ہم دیکھتے ہیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، وہ ان کی مرضی ہے انہوں نے الگ نشتوں کا مطالبہ کیا ہے۔
سرکاری بینچوں پر انہوں نے کہا ہے کہ ہم نہیں بیٹھنا چاہتے۔

جناب چیئرمین، پہلے وہ اس طرح ہی بیٹھا کرتے تھے تو وہ اس کو دیکھ لیں گے۔

PROCEDURE FOR SUBMISSION OF PROPOSALS TO THE FINANCE BILL 2006-07

Mr. Chairman: In relation to the Item No. 3, I hereby announce the procedures to be followed by the members for submission of the proposals or recommendations to the Finance Bill, 2006 containing the Annual Budget Statement:

"Article 73 of the Constitution provides that the Senate, after a Money Bill, including the Finance Bill containing the Annual Budget Statement, has been transmitted, may, within seven days, make recommendations thereon to the National Assembly.

2. After the Bill has been laid on table of the House, a member may, within two days, give notice of a proposal for making recommendations, togehter with the statement of reasons for such proposal, in writing, to the Secretary.

3. These recommendations have to be made with reference to the Finance Bill containing the Annual Budget Statement. A recommendation, having no relevance to the Finance Bill containing the Annual Budget

Statement, is outside the purview of Article 73 and hence not admissible.

4. Since the Finance Bill, 2006 containing Annual Budget Statement, has been laid on the table of the House today i.e. on 5th June, 2006, a member, desiring to give a notice of a proposal for making recommendations to the Finance Bill, 2006 containing the Annual Budget Statement, should submit such notice to the Senate Secretariat by 7.00 P.M. on Wednesday the 7th June, 2006 at the latest.

5. The proposals received for making recommendations shall, on a motion, be referred to the Senate Standing Committee on Finance.

6. The Committee shall consider these proposals for making recommendations on 8th, 9th and 10th June, 2006, and would submit its report to the House in the evening sitting of the Senate on 10th June, 2006.

7. In the mean time the Senate would meet on 7th, 8th, 9th and 10th June, 2006 to discuss the Finance Bill, 2006 containing the Annual Budget Statement.

8. The Senate would then consider the report of the Committee and finalize its recommendations."

Now, there is no further business, we will adjourn the House. The House stands adjourned to meet again on Wednesday the 7th June, 2006 at 10.00 a.m.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون و السلمٰ علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین۔

[The House was then adjourned to meet again at 10 o'clock on Wednesday, the 7th June, 2006]